57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل روزنامہ ربوہ

خطبہ نمبر ۱۳

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

مدیر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۷ صفر ۱۳۹۱ھ، ۱۴ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۱۴ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں

اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو

"صلوٰۃ کا لفظ اس امر پہ دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام رکوع سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں..... نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع سجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آئی ہے۔ تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ؍شہادت۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مطلع فرماتے ہیں کہ الحمد للہ آج حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ بعض اوقات کمر کے گرد پٹھوں میں اکڑاؤ پیدا ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ احباب حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

ربوہ ۱۳ ؍شہادت۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اِن دنوں سر درد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیّدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ ؍شہادت۔ حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضرت سیّدہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بنت محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم کا نکاح عزیز مختار احمد صاحب ابن محترم مکرم عبد الکریم صاحب کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر ۹ ؍اپریل ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے نو بجے صبح قصرِ خلافت میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

"مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان ۱۱/۴ بروز اتوار اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے سیرالیون روانہ ہو گئے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر کثیر التعداد احباب نے دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچنے اور حصولِ مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

بذریعہ فون سے اطلاع ملی ہے کہ بیگم مرزا اظہر احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن ڈاکٹر محمود احمد صاحب نے کیا ہے۔ اگرچہ حالت خراب ہے مگر بفضلِ خدا اپریشن کامیاب رہا۔ احباب خاص طور پر دعا کریں۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے محمد اقبال سیفی صاحب ابن مکرم [illegible] صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط شریفہ صاحبہ سلمہا بنت محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا کے ساتھ سات ہزار روپیہ حق مہر پر ۴ ؍ماہ شہادت ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۴ اپریل ۱۹۷۱ء) بروز اتوار قصرِ خلافت میں پڑھا۔ احباب جماعت اس رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

احادیث النبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے بندوں سے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ۔ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا" (بخاری)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت قیدیوں میں ادھر ادھر دوڑ رہی ہے اور اپنے بچے کو تلاش کر رہی ہے جب اسے اپنا بچہ مل گیا تو اس کو اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا۔ دودھ پلایا اور بڑے اطمینان سے بیٹھ گئی اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں پھینک سکتی ہے ہم نے عرض کیا۔ خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم اور شفقت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اس کے بندے دوزخ میں جائیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ۔ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهٗ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی ہو اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں میرا بندہ جتنا میرا قرب اس چیز سے جو مجھے پسند ہے اور میں نے فرض کر دی ہے حاصل کر سکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اسکو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ تَكُوْنُ سَائِرُ أَعْمَالِهٖ عَلٰى هٰذَا (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور گھاٹے میں رہا اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے۔ اس طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائیگا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا بلکہ کسی انسان کے دل میں بھی ان کا خیال نہیں گذرا۔ اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کوئی انسان آنکھ کی ٹھنڈک پہنچانے والی ان نعمتوں کو نہیں جانتا جو نیک لوگوں کے لئے [illegible] سے مخفی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

58

خطبہ جمعہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے چار بنیادی تقاضے

(۱) آپ کو تمام روحانی برکتوں اور فیوض کا سرچشمہ سمجھو (۲) یقین رکھو کہ آپ پر ایمان لائے بغیر متقی زندگی نہیں مل سکتی
(۳) اخروی زندگی کی نعماء بھی آپ ہی کے ذریعے مل سکتی ہیں (۴) اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کیلئے بھی آپ کی پیروی ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاھد)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ پڑھی:۔

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ" (سورۃ نساء ع۲۳)

پھر فرمایا:۔

"ایک سلسلہ خطبات کا میں" اپنے ایمانوں کو مضبوط اور مستحکم کرو" کے مضمون پر دے رہا ہوں۔ قبل اس کے کہ میں آج کے خطبہ کا مضمون بیان کروں میں

دوستوں سے دعا کی درخواست

کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلی گرمیوں میں کچھ بے احتیاطی ہو گئی اور میرے خون میں شکر معمول سے زیادہ ہو گئی۔ پہلے قریباً دو سال ہوئے اس سے بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے بغیر کسی علاج کے اس وقت صحت دے دی اور خون کی شکر معمول پہ آ گئی۔ دوست دعا کریں کہ اب بھی اللہ تعالیٰ اس عاجز بندے پر رحم فرمائے اور صحت عطا کرے۔ حقیقی شافی وہی ہے۔

ایمان کے مختلف تقاضے ہیں

جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے کیا ہے بعض تقاضوں کے متعلق میں اپنے پچھلے خطبات میں مختصراً بتا چکا ہوں آج ایمان کے جس تقاضے کے متعلق میں بات کرنا چاہتا ہوں وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ قرآن کریم کا اگر آپ غور اور تدبر سے مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ مضمون بڑی وسعت اور بڑی وضاحت اور بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہوتی ہے۔

محض یہ کافی نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں یا محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم آخرت پر ایمان لائے محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔ اور یہ سمجھ لینا کہ ہم اس طرح اپنی ذمہ داری کو پورا کر چکے ہیں درست نہیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اللہ کے نزدیک کب صحیح اور درست ہوتا ہے! ابھی میں نے بتایا ہے میں اس تفصیل میں تو نہیں جا سکتا جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی انسان بھی اس کی کامل تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ہر صدی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن و احسان کے نئے جلوے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کرتی ہے۔ بہت کچھ ہمارے بزرگوں نے کہا، مختصر سا میں جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی دوسری تقاریر میں بھی اور خطبات میں بھی کہہ چکا ہوں۔ اس وقت میں

چار باتیں

یا یوں کہو کہ ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار تقاضوں کے متعلق بیان کروں گا۔

قرآن کریم نے اصولی طور پر تو ہمیں یہ کہا ہے کہ کامل حق کے ساتھ ہمارے رسول محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہاری طرف مبعوث ہو چکے فَاٰمِنُوْا پس آپ پر ایمان لاؤ خَیْرًا لَّکُمْ دین اور دنیا کی بھلائی تم اس میں پاؤ گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اس مضمون کی یاد دہانی کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا:

"کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

یعنی ہر خیر اور برکت کا سرچشمہ حقیقی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ

۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے علاوہ کہیں بھی دین یا دُنیا کی حقیقی بھلائی اِنسان حاصل نہیں کرسکتا تو جہاں بہت سی آیات میں آپؐ پر ایمان لانے کا ذکر ہے مَیں نے ان میں سے یہ آیت اس لئے منتخب کی ہے کہ اس میں

یہ اصول بتایا ہے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تا تم ہر قسم کی خیر اور بھلائی پاؤ۔ پس قرآن کریم اور احادیث پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر ایمان لانے کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کو 'خاتم النبیین' سمجھا جائے اور

تمام روحانی برکتوں کا سرچشمہ

آپؐ کے وجود کو سمجھا جائے۔ اسی لئے احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کہ حضرت آدم یا حضرت نوح یا حضرت ابراہیم یا حضرت موسےٰ یا حضرت عیسیٰ علیہم السّلام نے آسمانی برکات کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ روحانی کے بغیر حاصل کیا اور یہ کہ دیگر انبیاء جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے آئے ان کا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں آدمؑ سے بھی پہلے نبی اور خاتم النبیین تھا۔ اور اس طرح ہمیں یہ سمجھایا کہ حضرت آدمؑ کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احتیاج تھی۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیم حضرت موسےٰ حضرت عیسےٰ علیہم السّلام اور وہ جو کہتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دُنیا کی طرف مختلف اوقات میں اور مختلف قوموں میں مبعوث ہوئے ان تمام انبیاء کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی کی احتیاج تھی۔ آپؐ کے بغیر وہ روحانی درجات کو حاصل نہیں کرسکتے تھے۔ اور آپؐ کی جسمانی بعثت کے بعد امت محمدیہ میں اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے اور اللہ تعالےٰ کے محبوب جو اس کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جس کثرت سے ہم سمندر کا پانی بھی ہم نہیں دیکھتے، وہ بھی ہر برکت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرنے والے تھے اور ان کے وجود کا ہر ذرہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا تھا نہ آپؐ سے پہلے اللہ کے ایسے محبوب گزرے نہ آپؐ کے بعد اللہ تعالےٰ کے ایسے محبوب ہوئے جنہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ روحانی کی احتیاج نہ ہو۔ ہر ایک محتاج تھا آپؐ سے برکات کے حصول کا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر جتنا اس کا ظرف تھا، جتنا اس کا پیالہ تھا۔ اتنا اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات سے بھر لیا اور خدا کا پیارا ہوگیا۔ پس اس معنے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے

ہر شخص کے دل میں یہ یقین ہونا چاہیئے

کہ کوئی روحانی برکت یا حقیقی جسمانی فیض حاصل نہیں ہوسکتا جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ باقی ظاہر ہے دنیوی لحاظ سے بعض کامیاب بھی ہو جاتے ہیں لیکن یہ عارضی خوشیاں ان مسرّتوں کے مقابلہ میں نہیں رکھی جاسکتیں جو ایک عاجز انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانی سے اپنے ربّ سے حاصل کرتا ہے۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کو اس معنی میں خاتم النبیین مانا جائے کہ کوئی روحانی برکت اور آسمانی فیض آپؐ کی وساطت اور آپؐ کے طفیل کے بغیر انسان حاصل نہیں کرسکتا۔

دوسری بنیادی چیز

اور اہم تقاضا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے تعلق رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اس دُنیا کی حقیقی زندگی آپؐ کے بغیر انسان حاصل نہیں کرسکتا۔ قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ انفال میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا
لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ
لِمَا یُحْیِیْکُمْ (سورۃ انفال ع۳)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت حیات بخش ہے اس آیت کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کرنا آپؐ کی بات کو ماننا آپ کے کہنے پر چلنا حیات بخش ہے یعنی اس سے زندگی حاصل ہوتی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص آپ کی بات کو قبول نہیں کرتا اور

آپؐ کی اطاعت کا جُوا

اپنی گردن پر رکھنے کے لئے تیار نہیں وہ حقیقی حیات اور سچی زندگی سے محروم ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانتے نہیں ان میں جو زندگی ہمیں نظر آرہی ہے وہ اس زندگی کے مانند اور مشابہ ہے جو چھپکلی کی دم میں ہوتی ہے۔ جب دُم اپنے جسم سے کٹ جاتی ہے تو کئی منٹ تک وہ ہلتی رہتی ہے۔ اس میں حرکت ہے اور اس میں بظاہر زندگی کے آثار ہیں لیکن حقیقی زندگی نہیں ہے اس کو ایک بچہ بھی سمجھتا ہے کہ جب دُم کٹ گئی تو اس دم کی کیا زندگی ہے بعض دفعہ پندرہ پندرہ منٹ تک چھپکلی کی دم اپنے جسم سے کٹنے کے بعد زندگی کے مشابہ ایک چیز ظاہر کرتی ہے اور انسان اسے بخوبی سمجھتا ہے۔ جو زندگی ابوجہل کی ہمیں نظر آتی ہے یا جو زندگی فرعون کی ہمیں نظر آتی ہے یا جو زندگی دوسرے ان لوگوں کی ہمیں نظر آتی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی آواز کو ٹھکراتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور اللہ تعالےٰ کے نبیوں کے مقابلہ میں گزاری ہے وہ چھپکلی کی دُم کی زندگی ہے، اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ زندگی جن چیزوں کا مجموعہ ہے وہ اس زندگی میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن یہ خود ایک مستقل اور لمبا مضمون ہے میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جاسکتا۔ اصولاً میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حقیقی زندگی پانے کے لئے اور

ابدی حیات حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے

کہ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔

تیسرا تقاضا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا قرآن کریم نے یہ بیان کیا ہے کہ

59
Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔

(سورۃ احزاب ع۳)

اس آیت میں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ چونکہ انسان کو صحیح الفطرت پیدا کیا گیا ہے. بہت سے انسان جن کی جسمانی فطرت مسخ ہو چکی ہو ان کے دل میں فطرتی اور طبعی طور پہ یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالے کا ان سے تعلق پیدا ہو جائے اور اس زندگی کے بعد جو دوسری زندگی انسان کو ملنے والی ہے یعنی اخروی زندگی اس کی خوش حال زندگی بنے. اور اس کی طبیعت اندر سے یہ بتا رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالے کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اور آخرت کی نعماء کا وارث بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ

انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے

وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ یہ لوگوں کی فطرتی آواز کو قبول کرنے کے لئے اور ان کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ہم دُنیا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر خدا کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہو جو تمہاری فطرت کی آواز ہے، اگر تم اخروی زندگی کی نعماء پانا چاہتے ہو، اگر تم خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف ایک راستہ کھلا ہے. اور وہ راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے پس تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو، آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپناؤ. جس راستہ پہ آپ چلے اس راستہ پہ قدم رکھو. جن راہوں کو آپ نے چھوڑا انہیں ترک کر دو. آپ کا رنگ اپنے نفسوں پہ چڑھاؤ. آپ کی محبت میں اپنی طبیعتوں کو فنا کر دو. چونکہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم صفات باری کے مظہر اتم ہیں اس لئے جب تم اس رنگ میں رنگین ہو جاؤ گے تو اپنی قوت اپنی فطرت اور استعداد اور اپنے مجاہدہ اور کوشش کے مطابق تمہارے اوپر بھی وہ رنگ چڑھ جائے گا اور اس طرح تم خدا تعالے کی رضا کو بھی حاصل کر لوگے اور اخروی زندگی کو بھی حاصل کر لوگے. اس آیت میں جہاں تک میں نے غور کیا ہے خصوصاً اس مضمون کے ضمن میں جو میں بیان کر رہا ہوں اس والی زندگی کی نسبت

اخروی زندگی کی نعماء

پہ زیادہ زور دیا گیا ہے. چونکہ یہ عارضی زندگی ہے اور بڑی چھوٹی زندگی ہے اور اسی پہ بناء ہے جنت کی نعماء کے حصول کی. اگر انسان اس دُنیا میں اندھا ہے تو اس دنیا میں اسے آنکھ نہیں مل سکتی. تو اللہ تعالے فرماتا ہے اخروی زندگی کے نعماء کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ تم صفات باری کے مظہر بنو اور اپنی استعداد کے دائرہ میں صفات باری کا مظہر بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اللہ تعالے کی صفات پہ غور کرو. یہاں دراصل دو باتوں پہ غور کرنے کی بنیادی تعلیم دی گئی ہے ایک یہ کہ اللہ تعالے کی صفات پہ غور کرو. دوسرا یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ پہ غور کرو. پھر تم اس نتیجہ پہ پہنچو گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفات باری کے مظہر اتم ہیں. اور یہ کہ تمہیں خدا تعالے کی رضا آپ کی پیروی اور اتباع اور آپ کا رنگ اپنی طبیعت پہ چڑھانے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی. تو جو شخص اخروی زندگی کے لئے جس کو ہم نہ ختم ہونے والی زندگی کہتے ہیں کوشش کرے گا اس کی یہ دنیاوی زندگی خود بخود سدھر جائے گی وہ یہاں بھی اللہ تعالے کا پیار حاصل کر لے گا. لیکن اِس آیہ کریمہ میں

زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے

کہ اپنی اخروی زندگی کی فلاح اور بہبود کے لئے کوشش کرنی چاہیئے. اور اس کا یہی راستہ ہے. جب قرآن کریم نے یہ کہا کہ کامل حق کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تو اگر تم بھلائی اور خیر چاہتے ہو تو تمہیں آپ کے دعوے کو بھی اور آپ کی ہدایت کو بھی قبول کرنا پڑے گا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنا پڑے گا. سو اس کا ایک تقاضا یہ بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ضروری ہے تم اس کے بغیر نہ اللہ تعالے کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہو اور نہ اخروی زندگی کی نعماء کو حاصل کر سکتے ہو.

چوتھی بنیادی بات

جو ایمان بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اللہ کا محبوب بن جائے.

اللہ تعالے نے فرمایا:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔

(سورۃ آل عمران ع۳)

میرے نزدیک وہاں اسوۂ حسنہ پہ زیادہ زور دیا گیا تھا اور اخروی زندگی پہ اور یہاں زیادہ زور بنیادی طور پہ ورلی زندگی پہ دیا گیا ہے زمانہ کی تخصیص کے لحاظ سے یہ حصہ پہلے لے لینا چاہیئے تھا لیکن اہمیت کے لحاظ سے ابدی حیات بہت زیادہ اہم ہے اس لئے میں نے اسے پہلے لیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تمہیں اس دنیا میں محبوب الٰہی بننے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اگر تم محبوب الٰہی نہ ہوگے تو جو چیز تمہیں حیات ابدی کی خوشیوں کی وارث بناتی ہے وہ حاصل کرنے کے لئے جہنم کے ہسپتال میں سے گذرنا پڑے گا. اسلئے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اسی دنیا میں تم اللہ تعالے کے محبوب بن جاؤ. اور جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ان کی علامات جو قرآن کریم نے بتائی ہیں وہ بڑی وسیع ہیں. اور مختلف پہلوؤں سے اس پہ روشنی ڈالی گئی ہے. جب تک انسان اس دنیا میں اللہ تعالے کا محبوب نہیں اسے یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ وہ اخروی زندگی میں خدا کا محبوب ہوگا اور یہ کہ اس کی نعماء کو پالے گا اور اس کی محبت اور رضا کو حاصل کرے گا یا اس کی رضا کی جنتوں کے مختلف جلوے اس پہ ظاہر کئے جائیں گے یہ اس کا خیال خام ہے. اس واسطے فرمایا. اس دنیا میں اللہ تعالے کا محبوب بننا تمہارے لئے ضروری ہے ورنہ جس مقصد اور غرض کے لئے تمہاری پیدائش ہوئی ہے وہ مقصد اور غرض پوری نہ ہوگی اور طریق یہ بتایا کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو

خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ پھر یہ بتایا کہ محبوب محبوب میں فرق ہوتا ہے ایک محبوب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آپ صفاتِ باری کے مظہر اتم تھے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے اور یقین کرنا پڑتا ہے کہ آپ سے زیادہ کسی اور انسان سے اللہ تعالےٰ نے پیار اور محبت نہیں کی۔ کیونکہ دوسرے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم نہیں۔ انہوں نے وہ قرب حاصل نہیں کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کیا۔ انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ مثال ہمارے سامنے رکھدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مظہر اتم ہونے کی وجہ سے محبوبیت کاملہ کے وارث ہیں اس سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہو سکتا اور ہم عاجز انسان بندے ہیں اس اتباع کے باوجود ہم تیری محبت کیسے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تسلی رکھو۔ اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر اپنی استعداد کے مطابق میری صفات کے مظہر بننے کی کوشش کرو گے تو میں تمہاری غلطیاں دور کر دوں گا۔ پس اس آیت میں

بڑی امید دلائی گئی ہے

"یغفر لکم" یہ نہ سمجھنا کہ اتنا بلند اور ارفع وجود ہے انسان وہاں کیسے پہنچے گا۔ اور پھر مایوس ہو جانا اور کفر اور الحاد کے اندر ملوث ہو جانا۔

تو ایک طرف یہ کہا کہ یہ نمونہ ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرو۔ اسی وقت شیطان دل میں وسوسہ پیدا کر سکتا تھا کہ یہ نمونہ اتنا بڑا ہے کہ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا نہیں تمہاری فطری کمزوریاں ہیں ان کی وجہ سے جو تم سے غلطیاں، کوتاہیاں اور غفلتیں ہوں گی۔ ان سے گھبرانا نہیں۔ کیونکہ "یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے

آپ کا مظہر بننے کی کوشش کرو

تمہاری خطائیں، گناہ، غفلتیں، کمزوریاں معاف کر دی جائیں گی۔ یہ ہمیں امید دلاتی ہے اور ہمارے دل اور ہماری روح کو امید سے بھر دیا ہے۔ اور یہاں ہمیں یہ حکم دیا کہ خالی یہ کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے کافی نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو مظہر اتم صفات باری سمجھتے ہوئے آپ سے انتہائی محبت کی جائے اور محبت کے نتیجہ میں آپ کی اتباع کی جائے۔ یہاں اتباع کا لفظ ہے جو نتیجہ ہے محبت کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو اور جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کی اتباع کر رہا ہوتا ہے۔ اور اس کے قدم چومتا ہے، اس کے ہاتھوں کو اپنے آنکھوں سے لگاتا ہے، اس کے پاؤں کی خاک کو اپنا سرمہ سمجھتا ہے وہ اپنی جان اس پر فدا کر رہا ہوتا ہے۔ اپنی استعداد کے مطابق وہ کامل اتباع کر رہا ہوتا۔ تو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو وہ میرا محبوب ہے اس کی اتباع کرو۔ تو میری محبت مل جائے گی۔ اور شیطان تمہارے دل میں یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ تم کمزور اور عاجز بندے ہو ہزار غلطیاں کرتے ہو۔ ہزار کوتاہیاں تم سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اس کی فکر نہ کرو۔

ہمارا تم سے وعدہ ہے

کہ اگر تم خلوص نیت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی اتباع کرو گے تو تمہاری کمزوریوں کے باوجود میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا۔

اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانک دے۔ اور ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رنگ میں محبت کرنے والا پائے جس رنگ میں وہ انسان سے خواہش رکھتا ہے کہ وہ اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا ہو" اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ امراء ضلع صاحبان مغربی پاکستان

مجلس مشاورت بابت ۷۱ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی روشنی میں نظارت ہذا نے محترم امراء صاحبان ضلع کو ۷۱/۳/۳۰ کو سرکلر بھجوایا تھا۔ حضور کا ارشاد تھا کہ امراء ضلع اپنے اپنے حلقہ امارت میں حافظ کلاس کا انتظام کریں وغیرہ۔ اور حضور نے ۲۸ اپریل ۷۱ء تک مہلت دی تھی۔

نظارت ہذا نے سرکلر کے ذریعہ ۷۱/۴/۱۰ تک جواب بھجوانے کے لئے لکھا تھا۔ ابھی بہت کم جماعتوں کی طرف سے جواب موصول ہوا ہے۔ مہربانی کر کے امراء ضلع توجہ فرمادیں۔ اور حافظ کلاس کا انتظام کر کے نظارت ہذا کو اطلاع فرمادیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اپنے بچوں کو مرکز کے پاک ماحول میں بھیجئے

۱۲ اپریل سے نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے اس لئے احباب سے میری درخواست ہے کہ بیرونی اور مسموم اور حد سے بڑھی ہوئی مکدر فضا سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے بچوں کو جلد از جلد مرکز کے پاک اور پرسکون ماحول میں بھیجئے۔ دیہہ سے آنے والے بچے تعلیمی طور پر ہمیشہ ممتاز رہے ہیں۔ احباب پوری طرح جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں کوئی ایسی تحریک نہیں جس سے بچوں کی توجہ دینی اور دنیاوی تعلیم سے ہٹ کر کسی اور طرف مبذول ہو۔ نہ یہاں گانا بجانا نہ سینما اور نہ کوئی اور کھیل تماشہ۔ بورڈنگ ہاؤس میں پوری نگرانی۔ نمازوں کی پابندی۔ قرآن کریم اور دیگر کتب دینیہ کی تدریس و تعلیم منظور شدہ کھیلوں میں باقاعدہ شمولیت۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خصوصی دعائیں اور حضور کے خطبات اور تقاریر اور دیگر بزرگانِ دین کے واعظ حسنہ سے لازمی طور پر مستفید ہونا تو اس پر طرہ یہ کہ اخراجات کم۔ زندگی سادہ اور نتائج امتحانات عمدہ اور اعلےٰ دوسرے چوٹی کے اداروں کے ہم پلہ۔ غرضیکہ زیادہ کیا لکھوں تجربہ کیجئے اور اللہ تبارک و تعالےٰ کی حمد کے ترانے گائیے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

60

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا بلند ترین مقام

اور

جماعت احمدیہ کا فرض

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

اے دوستو! میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان خزانہ سے تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ دنیا کے تمام علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ دنیا کی تمام تحقیقاتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور دنیا کی تمام سائنس اس کے مقابلہ میں اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی۔ جتنی سورج کے مقابلہ میں ایک کرم شب تاب حقیقت رکھتا ہے۔ دنیا کے علوم قرآن کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔ قرآن ایک زندہ خدا کا زندہ کلام ہے اور وہ غیر محدود معارف و حقائق کا حامل ہے یہ قرآن جیسے پہلے لوگوں کے لئے کھلا تھا اسی طرح آج ہمارے لئے کھلا ہے یہ ابوبکرؓ کے لئے بھی کھلا تھا یہ عمرؓ کیلئے بھی کھلا تھا یہ عثمانؓ کیلئے بھی کھلا تھا یہ علیؓ کیلئے بھی کھلا تھا۔ یہ بعد میں آنے والے ہزارہا اولیاء و صلحاء کے لئے بھی کھلا تھا اور آج جبکہ دنیا کے علوم میں ترقی ہو رہی ہے یہ پھر بھی کھلا ہے۔ بلکہ جس طرح دنیوی علوم میں آجکل زیادتی ہو رہی ہے اسی طرح قرآنی معارف بھی آجکل نئے سے نئے نکل رہے ہیں یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے اچھا تاجر پہلے اپنا مال مخفی رکھتا ہے۔ مگر جب مقابلہ آپڑتا ہے تو پہلے ایک تھان نکالتا ہے۔ پھر دوسرا تھان نکالتا ہے۔ پھر تیسرا تھان نکالتا ہے۔ اور یکے بعد دیگرے نکالتا ہی جاتا ہے یہاں تک کہ تھانوں کا انبار لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جب بھی دنیا ظاہری علوم میں ترقی کر جانے کے گھمنڈ میں قرآن کا مقابلہ کرنا چاہے گی۔ قرآن اپنے ماننے والوں سے کہے گا۔ میاں ذرا میرے فلاں کمرہ کو تو کھولنا۔ اسے کھولا جائے گا۔ تو دنیا کے تمام علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہو کر رہ جائیں گے پھر ضرورت پر وہ دوسرا کمرہ کھلوائے گا اور پھر تیسرا۔ اور اس طرح ہمیشہ ہی دنیا کو اس کے مقابلہ پر زک پہنچے گی۔ اور ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا۔ یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنا ہماری جماعت کا اولین فرض ہے۔ اور ہم حتی المقدور اپنے اس فرض کو ادا بھی کر رہے ہیں۔ دنیا ہماری اسی لئے مخالف ہے کہ وہ کہتی ہے تم قرآن کی خوبیاں لوگوں کے سامنے کیوں پیش کرتے ہو۔ مگر ہم ہنستے ہیں۔ اسی وجہ سے تو خدا کی غیرت بھڑکی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کو حکم دیا۔ کہ جاؤ اور قرآن کے معارف اور علوم سے دنیا کو روشناس کرو۔ یہی وہ خزائن ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقسیم کئے اور یہی وہ خزائن ہیں جو ... آج ہم تقسیم کر رہے ہیں۔ دنیا اگر حملہ کرتی ہے تو پرواہ نہیں۔ ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے غافل ہونے والے نہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم بے شک ہمارے سینوں میں خنجر مارے جاؤ۔ اگر ہم مر گئے تو یہ کہتے ہوئے مریں گے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے مارے گئے ہیں اور اگر جیت تو کہتے ہوئے جیتیں گے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کر دیا۔

دوستوں کو نصیحت

آخر میں میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے سپرد ایک عظیم الشان کام ہے ہم نے اسلام کی عظمت اور اس کی برتری دنیا کے تمام مذاہب پر ثابت کرنی ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ان سے ہو سکے وہ اسلام کو سیکھیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے نفس کی اصلاح سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم اس کے دین کے حقیقی خدمت گذار ہوں۔ تو بشریت کی وجہ سے جو غلطیاں ہم سے سرزد ہوں گی اللہ تعالیٰ انہیں یقیناً معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کو دنیا کی نگاہ میں کبھی ذلیل نہیں کر سکتا بشری کمیاں انبیاء میں بھی ہوتی ہیں۔ پس اگر ایسی غلطیاں خدمت دین کے ساتھ ہوں تو خدا ان پر گرفت نہیں کرتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک حبشی کو اپنا وہ بچہ کس قدر خوبصورت نظر آتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے موٹے موٹے ہونٹ ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں غلاظت بھری ہوتی ہے اور شکل نہایت بھیانک اور ڈراؤنی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک حبشی اپنے میلے کچیلے اور بدصورت بچہ کی تحقیر نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے اپنے دل کا ٹکڑا سمجھتا ہے تو کس قدر نادان ہے وہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے روحانی فرزند بن جائیں وہ پھر بھی ہماری بعض غلطیوں کی وجہ سے ہمیں دھتکار دے گا وہ ہمیں دھتکار دے گا نہیں بلکہ اپنے سینہ سے لگاتے گا۔ اور ہماری کمزوریوں اور خطاؤں سے چشم پوشی کرے گا۔ ہاں اپنے طور پر انسان کو یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آئے اگر وہ اپنی طرف سے ان خطاؤں اور کمزوریوں پر غالب آنے کے لئے پوری جدوجہد اور سعی کرتا ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جو زمین پر گرتا اور پھر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح ایسے بچہ کو باپ نہایت پیار کے ساتھ اپنے گلے لگا لیتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی اپنے اس بندے کو اپنے قرب میں جگہ دیتا اور خود اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہے پس کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آنے کی کوشش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا کرے۔ اپنے دین کی محبت پیدا کرے۔ اپنے رسول کی محبت پیدا کرے۔ اور ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا سکیں۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی کمزوریوں پر غالب آئیں اور اپنی خطاؤں کو دور کر سکیں۔ لیکن اگر باوجود ہماری کوشش کے پھر بھی ہم میں کوئی عیب یا گناہ رہ جائے تو وہ اپنے فضل سے ہمیں بخشے اور ہمارے دشمن کو ہم پر غالب آنے کا موقع نہ دے۔ وہ اپنے فضل کی چادر میں ہم سب کو لپیٹ لے۔ اور اپنے محبوبین اور مقربین میں ہمیں شامل فرمائے تا ہم کہہ سکیں کہ ہماری زندگی کی ایک ایک حرکت خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے ہے۔ اور ہمارا خالق اور مالک خدا بھی ہم سے محبت کرتا ہے۔

(سیر روحانی صفحہ ۱۱۶ تا صفحہ ۱۱۹)

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی کی وفات پر احباب کی ہمدردی پر

شکریہ اور درخواست دعا

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامٹی کی وفات کے سلسلہ میں خاکسار کی طرف سے جو نوٹ الفضل مورخہ ۶ اپریل ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں یہ امر بالخصوص قابل ذکر ہے۔ کہ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر لاہور سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لایا گیا۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود کمزوری اور علالت کے خود تشریف لائے اور حضور نے کمال احسان و شفقت خود نماز جنازہ پڑھائی اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے پُرسوز دعا کی۔ یہ حضور کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط اور پیغامات آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اپنی جناب سے آپ ان پر فضل فرمائے۔ خاکسار اور برادرم کیپٹن ڈاکٹر سلیم احمد صاحب حال کراچی ایسے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی دعا کے طالب ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم اے۔

تاریخ اسلام

جنگ احد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ بدر کے بعد جب بچے کھچے مشرکین مکہ واپس پہنچے تو کہرام مچ گیا لیکن سرداران عرب نے اعلان کر دیا کہ کوئی اپنے مرنے والوں کا ماتم نہ کرے بلکہ انتقام کی تیاری کی جاوے۔ ابوسفیان بھی مال تجارت لے کر مکہ میں پہنچ چکا تھا۔ منافع کی رقم سے سامان حرب فراہم کیا جانے لگا اور مقتولین بدر کا بدلہ لینے کی تجویزیں ہونے لگیں۔ دور و نزدیک کے قبائل جو ان کے حلیف تھے ان کو طلب کر لیا گیا اور ایک سال کی مسلسل تیاری کے بعد ہجرت کے تیسرے سال ماہ شوال میں لشکر کفار نے مدینہ منورہ پر فوج کشی کا اہتمام کیا۔ اس لشکر میں تین ہزار سپاہی تھے جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے

صفوان بن امیہ کی تجویز کے مطابق عورتوں کو بھی اس مہم میں شامل کر لیا گیا۔ تاکہ وہ بدر کے مقتولوں کی یاد دلا کر مردوں کو انتقام پر ابھاریں اور میدان سے فرار کی صورت میں انہیں شرم دلا کر لڑنے مرنے پر آمادہ کریں

ابوسفیان کی بیوی ہندہ ان عورتوں کی سردار تھی۔ اور وہ اس غرض سے آئی تھی تاکہ اپنے باپ عتبہ بن ربیعہ کا جسے حضرت حمزہؓ نے بدر کے مقام پر قتل کیا تھا بدلہ لے اس نے جبیر بن مطعم کے غلام وحشی کو لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ حضرت حمزہؓ پر موقعہ پا کر وار کرے اور انہیں شہید کر دے۔

جب مشرکین پوری طرح تیاری کر چکے تو ان کے لشکر نے کوچ کیا تاکہ مدینہ منورہ پر دھاوا کرے حضرت عباسؓ نے اس لشکر کی روانگی کی اطلاع ایک تیز رو قاصد کے ذریعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کر دی۔ آپ یہ خبر سن کر سعد بن ربیعہ کے گھر گئے اور ان سے لشکر کفار کی روانگی کا ذکر کیا۔ سعدؓ نے تجویز کی کہ ایک مخبر روانہ کیا جاوے جو کفار کے لشکر کے متعلق اطلاع دے کہ وہ کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ اس عرصہ میں کفار کا لشکر عریض میں جو مدینہ سے کچھ ہی فاصلہ پر ہے پہنچ گیا۔ اور مسلمانوں کے کھیتوں کو پامال کرنا شروع کر دیا۔ خباب بن منذر جو اس لشکر کی نقل و حرکت دیکھنے گئے ہوئے تھے وہ جلد واپس لوٹے اور حالات سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کر دیا۔ آپ نے اکابر صحابہ کو مشورہ کے لئے طلب کیا عبداللہ بن ابی نے مشورہ دیا کہ مدینہ کے اندر رہ کر شہر کی حفاظت کی جاوے مگر حضرت حمزہؓ نے کہا کہ " اگر ہم شہر کے اندر محصور ہو گئے تو دشمن کا حوصلہ بڑھ جائے گا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیں دکھ دیتے رہیں گے۔ کیا ہوا اگر دشمن کا لشکر زیادہ ہے۔ کیا بدر کے موقعہ پر ان کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم نے ان پر فتح پائی دشمن اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ وہ بدر کا بدلہ لینے آئے ہیں۔ ہمارے کھیت انہوں نے تباہ کر دیئے ہیں ہم میدان میں نکل کر ان کا مقابلہ کریں گے اور یا انہیں مار مار کر بھگا دیں گے یا خود شہادت کا رتبہ پا کر ابدی جنت حاصل کر لیں گے۔

حضرت خیثمہ جن کے بیٹے سعدؓ بدر میں شہید ہوئے تھے انہوں نے بھی تائید کی اور عرض کی یا رسول اللہ ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ جنگ بدر میں شامل ہونے کا مجھے بڑا شوق تھا۔ مگر قرعہ میرے بیٹے سعد کے نام نکلا اور وہ بدر میں شامل ہو کر شہادت حاصل کر گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا ہے اس نے مجھے کہا ہے کہ وہ تمام وعدے جو رسول اللہؐ نے کئے تھے ان سب کو میں نے برحق پایا۔ مجھے وہ سب مل گیا جس کی نبی کریمؐ نے بشارت دی تھی۔ آپ بھی اسی راستے مجھ سے آملیئے اور جنت کی نعمتیں حاصل کیجئے۔ یا رسول اللہ میری تمنا ہے کہ حضور مجھے شہید ہونے کا موقع دیں ۔ اس پر سب صحابہ نے میدان جنگ میں نکلنے کی تجویز سے اتفاق کیا اور جلد جلد تیاری کر کے مدینہ منورہ سے باہر نکل کر اُحد کی پہاڑی پر دشمن کے مقابل خیمہ زن ہو گئے جب دونوں فوجیں آراستہ ہو کر میدان میں نکلیں تو رسول کریم نے پچاس تیر اندازوں کو اپنی فوج کی پشت پر ایک درے میں متعین فرما کر حکم دیا "تم کسی حالت میں اس جگہ سے حرکت نہ کرنا اور اگر دشمن عقب سے ہم پر حملہ کرنا چاہے تو اسے تیر مار کر پسپا کر دینا۔ اور اگر ہم دشمن پر غلبہ پا کر ان کا مال و اسباب لینے جائیں۔ تب بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا جب تک میں حکم نہ دوں" اس کے بعد حضور نے اپنے علم کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگی اور صحابہ کو استقامت کی نصیحت فرمائی۔

اتنے میں طلحہ جو لشکر کفار کا علمبردار تھا۔ میدان میں نکلا اور حریف طلب کیا حضرت علی اس کے مقابل ہوئے اور آن واحد میں تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد ابوشیبہ نے علم اٹھایا اور بڑے فخر سے میدان للکارنے لگا حضرت حمزہ شیر خدا اس کے مقابلہ میں نکلے اور لحظہ بھر میں اس کا کام تمام کر دیا۔ کفار کے سات علمبردار پے در پے اس طرح قتل ہوئے پھر لشکر کفار نے یکبارگی حملہ کر دیا۔ صحابہ بھی آگے بڑھے اور لشکر کفار میں گھس گئے اور ان کے خون سے میدان کو رنگ دیا مشرکین مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ نکلے اور لشکر اسلام ان کا مال و اسباب لینے کو ٹوٹ پڑا حضرت حمزہ دشمن کے تعاقب سے مظفر و منصور واپس آرہے تھے کہ ایک گڑھے میں جا گرے وحشی غلام جسے ہندہ نے ان کے قتل پر آمادہ کیا ہوا تھا اتفاق سے اسی جگہ چھپا بیٹھا تھا حضرت حمزہ کے گرتے ہی وہ کمین گاہ سے نکلا اور نیزہ مار انہیں شہید کر دیا پھر اس نے ہندہ کو اطلاع دی جو حضرت حمزہ کی لاش پر آئی ان کا کلیجہ نکالا اور اسے چبا کر پھینک دیا۔ اور اس طرح حضرت حمزہ کی لاش کی بے حرمتی کی۔ کر کے وحشی کو اپنا تمام زیور دے کر آزاد کر دیا۔

جب لشکر اسلام دشمنوں کا مال سمیٹ رہا تھا تو تیر اندازوں نے جو اسلامی فوج کی پشت پر متعین تھے۔ آپس میں کہا "چلو اب یہاں ٹھہرنے کی ضرورت ہے ... ... ان کے افسر نے ہر چند روکا مگر انہوں نے نہ مانا اور اپنی جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔

خالد بن ولید اور عکرمہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کے رسالہ کے افسر تھے۔ انہوں نے جب درے کو خالی دیکھا تو چکر کاٹ کر پشت سے حملہ آور ہوئے چند ایک تیر انداز جو باقی رہ گئے تھے انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر سب شہید ہو گئے کفار وہاں سے آگے بڑھے اور اس جگہ جا پہنچے جہاں رسول کریمؐ مع چند صحابہ کھڑے تھے صحابہ نے حضور کو درمیان میں لے لیا اور لڑائی پھر شروع ہو گئی۔ کفار میں سے ایک نے پتھر مار کر حضرت نبی کریمؐ کے دو دانت شہید کر دیئے۔ آپ کو زخم آیا اور آپ گر گئے حضرت علی انہیں اٹھا کر ایک حفاظت کی جگہ میں لے گئے۔ اسلام کے علمبردار مصعب بھی شہید ہو گئے وہ آنحضرتؐ سے صورت میں مشابہ تھے۔ اس لئے دشمنوں نے رسول کریمؐ کی شہادت کی خبر مشہور کر دی۔ لشکر اسلام کے کچھ سپاہی تو اس خبر سے سراسیمہ ہو کر مدینہ منورہ کو چل دیئے۔ مگر بعض ادھر ادھر تلاش کر کے نبی کریم کے پاس پہنچ گئے۔ اس طرح بعض مسلمانوں کی غفلت اور رسول خدا کی حکم عدولی کی وجہ سے مسلمانوں کی نمایاں فتح شکست سے بدل گئی کفار نے مسلمانوں کا زیادہ پیچھا نہ کیا۔ اور واپس مکہ چلے گئے۔

غزوہ احد کے بعد چھوٹی چھوٹی لڑائیوں اور فوج کشیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اس کے مختلف اسباب تھے

۱۔ عرب کا ہر قبیلہ بت پرست تھا اور اسلام بت پرستی مٹانے آیا تھا۔

۲۔ اسلام کی اشاعت سے قریش کی عرب میں سیادت پر زد پڑتی تھی۔ اس لئے وہ حج کے موقع پر جب عرب کے ہر حصے سے لوگ مکہ میں جمع ہوتے تھے انہیں مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرتے تھے:

۳۔ اکثر قبائل عرب کا ذریعہ معاش لوٹ اور غارت گری تھا مگر اسلام اس سے روکتا تھا۔ اس لئے قبائل یہ سمجھتے تھے کہ اگر اسلام غالب آگیا تو ان کے ذرائع معاش بند ہو جائیں گے۔

۴۔ جہاں بدر میں مسلمانوں کی کامیابی نے عرب میں ان کا رعب قائم کر دیا تھا وہاں احد کی شکست نے ان کے حوصلے بڑھا دیئے اور اچانک بہت سے قبائل جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے مگر سب ہی ناکام و نامراد ہوئے

یہود کیطرف سے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی سازش

عمرو بن امیہ نے قبیلہ عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تھا۔ ان کا خون بہا یہودی قبیلہ بنو نضیر کے ذمہ تھا۔ آنحضرتؐ جب قبیلہ عامر کے حلیف کی حیثیت سے اس خون بہا کے مطالبہ کیلئے تشریف لے گئے تو بنو نضیر نے خون بہا ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر ان میں سے ایک نے اوپر سے پتھر لڑھکا کر حضورؐ کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کیا۔ آپ کو بروقت اس کا علم ہو گیا اور آپ بخیریت واپس لوٹ آئے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں (مینجر)

نامہ بخ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی سیرت کا ایک واقعہ

ہفت روزہ "اقدام" لاہور کی ۱۹ جون ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی کی زندگی کے بعض واقعات و حالات کو بیان کرتے ہوئے جناب سلیم تابانی صاحب نے حضرت حاجی الحرمین مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حسب ذیل سطور قلمبند کی ہیں۔ ہم ان کو افادہ عام کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

جناب سلیم تابانی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی مشہور غزنویہ خاندان کے ممتاز فرد تھے۔ ان کی ذات متعدد خوبیوں کا مجموعہ تھی .... انہوں نے جید عالم دین اور بلند پایہ طبیب حکیم مولوی نور الدین مرحوم کے زیر سایہ تربیت پائی اور علم دین حاصل کیا۔ مولانا اکثر اپنے ایام طفلی کے واقعات بیان کرتے ہوئے مولانا نور الدین مرحوم کی اعلیٰ تربیت کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مولانا نے فرمایا تھا کہ ایک زمانے میں انگریزی لباس پہننے کا میرے دل میں شوق بے حد تھا۔ چنانچہ میں نے حکیم صاحب سے اپنے شوق کا اظہار کیا اور انگریزی لباس خریدنے پر اصرار کیا۔ ہر چند حکیم صاحب نہایت شفقت و محبت سے پس و پیش کئے بغیر میرا ہر شوق پورا کر دیا کرتے تھے۔ لیکن میں نے دیکھا کہ میرے اس شوق کی تعمیل میں انہیں کچھ تامل ہے۔ چنانچہ میں جب مزید مصر ہوا تو انہوں نے اپنے ملازم کو کچھ روپے دے کر میرے ساتھ بھیج دیا اور کہا کہ میاں! صاحبزادے جو کچھ خریدنا چاہیں انہیں لے دو۔ میں نے بڑے ٹھاٹھ سے ایک ہیٹ ایک فل بوٹ اور ایک سوٹ کا کپڑا خرید کر سینے کے لئے دے دیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب درزی کے ہاں سے مجھے سلا ہوا سوٹ ملا تو بڑے شوق کے ساتھ پہن کر میں حکیم صاحب کے پاس گیا۔ حکیم صاحب اس وقت مطب میں بیٹھے ہوئے مریضوں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا کہ صبح سات بجے سے ایک بجے تک مطب میں بیٹھ کر مریضوں کو دیکھا کرتے تھے۔ مجھے انہوں نے اپنے پاس بٹھا لیا اور جب کوئی نیا آدمی پاس آتا اور ان کے ساتھ مصافحہ کر کے بیٹھنے لگتا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر میری طرف بڑھاتے اور فرماتے کہ بھئی ان سے ملو اور مصافحہ کرو۔ بالآخر مطب سے اٹھنے کا وقت ہو گیا اور گھر پر جانے سے پہلے مجھے فرمانے لگے دیکھا! صاحبزادے تمہارے اس انگریزی لباس سے متاثر ہو کر کسی نے بھی تمہارے ساتھ نہ ملاقات کی اور نہ مصافحہ۔ یاد رکھو یہ لباس آدمی کی شخصیت پر کچھ اثر انداز نہیں ہوتا وہ انسان کا اپنا ذاتی وقار اور محاسن ہی ہیں جن سے لوگ متاثر ہوتے ہیں ہم نہیں سمجھے کہ اس لباس میں آخر تمہیں خوبیاں کیا نظر آئی ہیں۔ وہ تم نے قرآن کی آیت پڑھی ہے کہ کُونُوا قِرَدَۃً خَاسِئِین اس کا یہی مطلب ہے کہ جس طرح سوچے سمجھے بغیر بندر نقل اتارنے لگتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی کرتا ہے تم نے اس لباس کے حسن و قبح پر غور کئے بغیر اسے پسند کر لیا ہے حالانکہ تمہیں نہیں معلوم کہ اس ملک میں تمہیں صرف یہ انگریزی ٹوپی صحیح کام دے سکتی ہے اس لئے کہ یہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور یہ گرمی سے بچاؤ کے لئے اچھی چیز ہے یہ بوٹ انگریز تو اس لئے پہنتا ہے کہ اس ملک میں سردی بہت ہوتی ہے اور یہاں تو فائدے کے بجائے یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اس بوٹ میں پاؤں گلنے لگیں گے اور یہ تمہاری قمیص کا کالر اتنا سخت ہے کہ کسی بھی گرم ملک میں اس کا استعمال صحت کے لئے مفید نہیں۔ اس سے گردن پر پھنسیاں نکل آئیں گی اور خواہ مخواہ مرض میں مبتلا ہو جاؤ گے۔" مولانا فرمایا کرتے تھے کہ حکیم صاحب کی اس نصیحت کے بعد آج تک میں نے وہ لباس استعمال کرنے کے مسئلہ پر غور تک نہیں کیا۔

"اپنے ایام طفلی کا ایک اور واقعہ بڑی دلچسپی کے ساتھ سناتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ بچپن میں ایک دفعہ میرے دماغ میں انگریزی پڑھنے کی ہوا سمائی۔ میں نے مرحوم مولانا نور الدین سے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور کسی انگریزی مدرسے میں داخلہ لینے پر اصرار کرنے لگا۔ مولانا مرحوم نے ہر چند مجھے سمجھایا کہ اپنی خاندانی روایات کے مطابق علوم عربیہ ہی مجھے حاصل کرنے چاہئیں لیکن اس بات پر بضد میں کہنے لگا کہ اس دور میں روزی کمانے کے لئے انگریزی زبان کا سیکھنا بھی تو ضروری ہے۔ اس پر حکیم صاحب فرمانے لگے:۔ میاں صاحبزادے تم عربی زبان ہی سیکھو۔ ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اسی زبان میں فکر معاش سے بے فکر کر دیں۔ چنانچہ اپنی بعد کی زندگی میں عربی پڑھنے کے فوائد سے مجھے آگہی ہوئی اور آج تک اسی زبان کی بدولت میں فکر معاش سے فارغ رہا ہوں۔

(ہفت روزہ اقدام ۱۹ جون ۱۹۶۳ء)

(مرسلہ مکرم بشیر احمد صاحب زاہد از گھٹیالیاں)

محترم چودھری غلام احمد صاحب مرحوم آف کراچی کے متعلق ایک غیر از جماعت دوست کے تاثرات

آپ کے موقر جریدہ میں محترم چودھری غلام احمد صاحب مرحوم کی گوناگوں خوبیوں کے بارے میں چند مضامین میری نظر سے گزرے۔ چودھری صاحب مرحوم سے میرا واسطہ ۱۹۵۳ء سے تھا۔ کیونکہ مرحوم اس دفتر میں جہاں میں کام کرتا تھا۔ ملازم تھے۔ علاوہ اس کے وہ میرے پڑوسی بھی تھے۔ مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حقیقت میں مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے دفتر میں وہ ایک اہم کام پر مامور رہے جہاں پیسہ ناجائز طور پر کمایا جا سکتا تھا مگر مرحوم نے کبھی ناجائز پیسہ کی طرف دھیان نہیں دیا بلکہ اپنی ڈیوٹی سمجھ کر سرکاری کام انجام دیتے رہے۔ ہماری یونین کے کئی برس تک منتخب صدر رہے ہیں۔ اور ملازمین میں بھی ان کی عزت رہی۔ مرحوم بہت امن پسند اور خوش اخلاق تھے اور اپنی زندگی کے آخر ایام تک اپنی شرافت اور اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ ان کی موت سے چند یوم قبل مجھ سے کچھ اختلاف ہو گیا۔ مگر جب ان کی علالت کے دوران ان کو دیکھنے گیا تو مرحوم نے باوجودیکہ ایک بزرگ صفت انسان تھے۔ مجھ سے کہا کہ میں انہیں معاف کر دوں۔ حالانکہ انہوں نے بذات خود میری کوئی دل شکنی نہیں کی تھی۔ مجھے امید تھی کہ اگر وہ صحت یاب ہو جاتے تو وہ مجھ سے پہلے سے بھی زیادہ حسن سلوک کرتے لیکن ایسا خدا کو منظور نہ تھا۔ بہر حال چونکہ ہر شخص کو رب العزت کی طرف لوٹنا ہے اس لئے مرحوم بھی وقت معینہ پر ہم لوگوں سے رخصت ہو گئے۔ یہ چند سطور میں مرحوم سے حسن عقیدت کی بنا پر تحریر کر رہا ہوں۔

(ایس اے برکات سیکرٹری ریلوے مزدور یونین کراچی ڈویژن)

وقفِ جدید میں شرکت ۔ غلبہ اسلام کو قریب تر لانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت کے موقع پر ارشاد فرمایا

"وقف جدید درحقیقت اسلام کو گھر گھر راسخ کرنے اور بچوں کو اسلام کا عادی بنانے کا نام ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچوں کی صحیح رنگ میں اسلامی تربیت ہو تو انہیں وقف جدید میں حصہ لینے کا عادی بنانا چاہیئے اگر تمام احمدی بچے اور احمدی واقعی یہ پروگرام اپنے اوپر وارد کر لیں۔ اور صدق دلی کے ساتھ وقف جدید کو اپنا لیں۔ تو غلبہ اسلام کا زمانہ انشاء اللہ العزیز شروع ہو جائے گا"

دوست وقف جدید میں شامل ہو کر اعلیٰ ترین ایثار سے عظیم ترین اجر و ثواب حاصل کریں (ناظم مال)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تار کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں اور دانتوں کی جملہ بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۹۵

میں امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری مقبول احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ زیور طلائی وزنی دس تولے مالیتی ۱۵۰۰/- روپے
زیور نقرئی وزنی ۳۰ تولے ۱۲۰/- روپے
۳۔ گھڑی ایک عدد ۱۰۰/- روپے
۴۔ مہر وصول شدہ ۳۰۰/- روپے
۵۔ نقد ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: امتہ الحفیظ معرفت مقبول دواخانہ بازار سبزیاں گوجرہ ضلع لائل پور
گواہ شد: مقبول احمد خاوند موصیہ گوجرہ ضلع لائل پور
گواہ شد: عبدالغفور رحجنگ صدر

مسل نمبر ۲۰۳۹۶

میں سیدہ سعادت بیگم زوجہ سید محمد صادق صاحب ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر وصول شدہ: ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۶ تولے ۸ ماشے ۳ رتی مالیتی ۱۰۴۷/- روپے
کل میزان: ۲۰۴۷/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: سیدہ سعادت بیگم مکان نمبر ۵۴ بلاک K شہر ڈیرہ غازی خان۔
گواہ شد: سید محمد صادق ہاشمی خاوند موصیہ ڈیرہ غازی خان۔
گواہ شد: سید محمد اسلم ہاشمی۔ ڈیرہ غازی خان

مسل نمبر ۲۰۳۹۷

میں حیدراں بی بی زوجہ چوہدری غلام حیدر صاحب قوم بجھے پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: حیدراں بی بی چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا
گواہ شد: چوہدری جلال الدین چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا
گواہ شد: ماسٹر محمد صدیق چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا

ماہنامہ خالد ربوہ
کی اشاعت بڑھایئے
رسالہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ کا آرگن ہے اس میں علاوہ بلند پایہ علمی اور تربیتی مضامین کے خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے متعلق خبریں اور رپورٹیں بھی شائع ہوتی ہیں۔ خدام کے لئے اس رسالہ کا خریدنا اور پڑھنا اور اسکی اشاعت بڑھانے میں مرکز کی مدد کرنا بہت ضروری ہے۔
(مینیجر)

لیکوپا
کارآمد نہ ہوئے تو قیمت واپس طلب کریں
قیمت مع محصول ڈاک ۳۱/- روپے
دمہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ (سیالکوٹ)

انعامی بانڈ ... کہ تمنا کہیں جسے!
مکان، اعلیٰ تعلیم، شادی... زندگی کی ہر تمنا ایک انعامی بانڈ سے پوری ہو سکتی ہے۔ انعامی بانڈ کے ذریعہ لاکھوں خوش نصیب لوگوں کو اب تک کروڑوں روپے کے انعامات مل چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس مرتبہ آپ کا بھی کوئی انعام نکل آئے۔ ہر قرعہ اندازی میں دس روپے والے انعامی بانڈ پر پانچ ہزار سے زائد اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ پر دو ہزار سے زائد انعامات دیئے جاتے ہیں۔
بچت کی بچت ——— انعام کا انعام
انعامی بانڈ خریدیئے
جاری کردہ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

62

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب

دنیا کے تمام ممالک میں بھجوانے کا انتظام ہے

مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور!

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن و ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور نمبر ۵۲۶۲۳

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو

بلحاظ خوبصورتی

پائیداری اور

تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں!

تیار کنندگان رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	صبح ۳ بجے	۵	۶	۷/۱۵	۹/۱۵	۱۰/-	۱۱/-	۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۱۵	۵/۴۵
لاہور سے سرگودھا	صبح ۳ بجے	۵/۳۰	۷/۳۰	۸/۳۰	۱۱/۳۰	۱۱/۳۰	۱۲/۳۰	۲/۳۰	۳/۳۰	۶/-	۸/۳۰

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸/۳۰ چلایا گیا ہے۔ نئی گاڑیاں اور تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایم اے ظفر)

مرغی خانہ

چھوٹے اور چوڑے گر مشینیں

۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں

ریٹ یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ

یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ ۳۰۰ روپے سینکڑہ

دو صد انڈے والی مشین تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰/-

بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس ۲۰ روپے

فی تولہ دو ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

مکرم غلام احمد صاحب خادم چک نمبر ۵ احمد آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں آپ کی دوا

اکسیر اٹھارہ

نہایت مجرب اور قیمتی دوا ہے۔ جس کا ہر زمیندار گھر میں ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہوا جب حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ "اکسیر اپھارہ" استعمال کر کے دیکھیں جب دوا استعمال کرائی تو چند ہی منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا

جانوروں کی ہر مرض کے لئے ادویات طلب کریں۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن پر پچاس فیصد کمیشن

نسخہ جات کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

احمدیت کی ترقی کا ایک [illegible]

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔

الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں۔

آپ بھی اس بلند پایہ تبلیغی و علمی رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں

سالانہ چندہ صرف ۷ روپے سالانہ

(مینیجر)

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے عزیزم نسیم احمد نے لاہور یونیورسٹی میں میٹرجیکل ڈیپارٹمنٹ METLERGECAL DEPARTMENT میں ۸۶۰ نمبر لے کر پوری یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور سلسلہ احمدیہ کے بابرکت فرمائے آمین

(میاں عبدالرؤف)

دعائے مغفرت

میرے ماموں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب فوٹوگرافر عرصہ دو سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۸/۳/۱ بعد از انوار شام کے ۸ بجے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم میاں محمد قاسم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ مرحوم ریلوے روڈ لاہور پر فوٹوگرافر کا کام کرتے تھے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔

ان میں سے صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو آمین

ملک لقاء الدین صدر جماعت احمدیہ کوٹ عبدالحکیم۔ ضلع ملتان۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے

نورنظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ۔ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۷ر شہادت تا ۱۳ ر شہادت ہش ۱۳۵۰

(۱) گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ ۹۔ شہادت کی صبح کو راولپنڈی سے مکرم کرنل محمود الحسن صاحب حضور ایدہ اللہ کو دیکھنے آئے۔ حضور کا ایکسرے لیا گیا۔ ایکسرے سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈی بالکل پختہ ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

(۲) حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۹ ر ماہ شہادت کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے صراط مستقیم پر دائمی طور پر گامزن رہنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے علی الخصوص حقیقی اسلامی معاشرہ کے قیام اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کے سلسلہ میں حقوق العباد سے متعلق اسلامی احکام کو بہت تفصیل سے واضح فرمایا۔

---

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں پچھلے دنوں شدید درد کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوا اور دوسری صبح بخار اور یرقان کے آثار نمودار ہو گئے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

---

(۴) مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک قریباً ۸ سال تک امریکہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد بذریعہ چناب ایکسپریس واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ کے اہل و عیال بھی ہمراہ آئے ہیں۔ سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے ان کا استقبال کیا اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔

---

(۵) دمشق سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک مخلص دوست السید ابراہیم الجبان صاحب ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ دعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

---

(۶) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج احمدیہ جماعت سیرالیون کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق وہ فری ٹاؤن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور خیر و عافیت سے واپس پاکستان لائے۔ صحت ہونے پر وہ جلد ہی پاکستان واپس آ رہی ہیں۔

دین کی عزت اور اسلام کی حفاظت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ دس شرائط میں سے شرط ہشتم یہ ہے کہ ہر بیعت کنندہ

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔"

اس لئے مخلصین جماعت دین کی عزت کو قائم کرنے اور اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر رہے ہیں کیونکہ یہ مقصد انہیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں بے انتہا برکتوں سے نوازے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نائیجیریا میں ایک اور ہیلتھ سنٹر کیلئے دس ایکڑ زمین کا عطیہ

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری انچارج مبلغ نائیجیریا نے اپنے خط مورخہ ۳۰ر ۳ میں اطلاع دی ہے کہ :۔

"خاکسار AUCHI گیا تھا جہاں کے چیف (جو OTARU OF AUCHI کہلاتے ہیں) سے خط و کتابت جاری تھی۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک موزوں قطعہ زمین دس ایکڑ ہیلتھ سنٹر کے لئے مشن کو دیا گیا ہے۔ اسی طرح وہاں ایک مکان عارضی ہیلتھ سنٹر کے کھولنے کے لئے بھی مل گیا ہے۔ یہ عارضی مکان بھی چیف (OTARU) نے ہی پیش کیا ہے۔"

نائیجیریا میں ہیلتھ سنٹر کھولنے کے لئے عنقریب کئی ڈاکٹرز روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ

نصرت جہاں سکیم

کے تحت جماعت کو نائیجیریا میں دس ہیلتھ سنٹر اور ۱۶ سیکنڈری سکولز جلد کھولنے کی توفیق عطا فرمائے جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کے دوران وہاں فرمایا تھا

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۵ر شہادت کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے اپنے مکان واقع محلہ دار الصدر شمالی ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم شیخ منور احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ عزیزم شیخ منور احمد صاحب کا نکاح گذشتہ جلسہ سالانہ پر عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت محترم چوہدری فتح دین صاحب مرحوم لاہور کے ساتھ ہوا تھا۔ ۳ر شہادت کو شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن گوجرہ ہسپتال میں ۵ر اپریل کو ہوا ہے ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق اپریشن تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ تاہم ضعف بہت ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا فرما دیں کہ مولیٰ کریم والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے آمین۔

ملک محمد اکرم شاہد
بیت العزیز محلہ دار العلوم غربی
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴